اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

حضور اکرم ﷺ کا نماز کے ساتھ شغف اور تعلق

حضور اکرم ﷺ کا نماز کے ساتھ جو گہرا تعلق تھا، اور نماز میں جو آپ ﷺ کی حالت اور کیفیت ہوا کرتی تھی، اُس کا اندازہ سیرت کی کتابوں سے ادنی سی واقفیت رکھنے والا شخص بھی کرسکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ راتوں کو کتنی لمبی لمبی نمازیں ادا کرتے تھے۔ یہ نماز کے ساتھ خاص شغف اور تعلق کا ہی نتیجہ تھا کہ حضور اکرم ﷺ پانچ فرض نمازوں کے علاوہ سنن مؤکدہ وغیر مؤکدہ، نمازِ تہجد، نمازِ اشراق، نمازِ چاشت، تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کا بھی اہتمام فرماتے۔ اور پھر خاص خاص مواقع پر نماز ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے رجوع فرماتے۔ سورج گرہن یا چاند گرہن ہوتا تو مسجد تشریف لے جا کر نماز میں مشغول ہوجاتے۔ زلزلہ، آندھی یا طوفان حتی کہ تیز ہوا بھی چلتی تو مسجد تشریف لے جاتے۔ فاقہ کی نوبت آتی یا کوئی دوسری پریشانی یا تکلیف پہنچتی تو مسجد کا رخ کرتے۔ سفر سے واپسی ہوتی تو پہلے مسجد تشریف لے جا کر نماز ادا کرتے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے نبی کی اتباع میں نمازوں کا خاص اہتمام کریں۔ اور اگر کوئی پریشانی یا مصیبت آئے تو نماز ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

سب سے پہلے قرآن کریم کے اُس فرمان الٰہی کو پڑھیں جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو نماز تہجد کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً ، نِصْفَہٗ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلاً اَوْ زِدْ عَلَیْہِ اے چادر میں لپٹنے والے! رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (عبادت کے لئے) کھڑے ہوجایا کرو۔ رات کا آدھا حصہ یا آدھے سے کچھ کم، یا اُس سے کچھ زیادہ۔ یہ اللہ جل شانہ کا پیار بھرا خطاب حضور اکرم ﷺ سے ہے کہ آپ رات کے بڑے حصہ میں نمازِ تہجد پڑھا کریں۔

اِس ارشاد باری کے پہلے لفظ یعنی کملی والے کو تو ہم نے اپنی علامت بنالیا مگر کلام الٰہی کا منشا ہمارے قول وعمل سے کوسوں دور ہے۔ ہمیں ذکر نبی کے ساتھ فکر نبی کو بھی اختیار کرنا چاہئے۔

اِس فرمان الٰہی سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ وعم نوالہ کی تعلیمات تمام رسل وانبیاء کرام کے سردار وتاجدار مدینہ حضور اکرم ﷺ کے متعلق یہی تھیں کہ آپ نماز سے اپنا خاص تعلق وشغف رکھیں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ کے ارشادات بھی اس کی گواہی دے رہے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔۔۔۔۔ (مسند احمد، نسائی)

اسی طرح جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ ﷺ مسجد نبوی کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرماتے: اَرِحْنَا بِھَا یَا بِلَال... اے بلال! اٹھو، نماز کا بندوبست کر کے ہمارے دل کو چین اور آرام پہنچاؤ۔ (مسند احمد، ابوداؤد)

حضور اکرم ﷺ کا نماز کے ساتھ گہرے تعلق کا واضح اندازہ اِس سے بھی ہوتا ہے کہ ہجرت سے قبل آپ ﷺ کو مکہ والوں نے طرح طرح

سے ستایا، انھوں نے آپ پر ظلموں کے پہاڑ توڑے۔ چنانچہ کبھی آپ کی گردن میں چادر کا پھندا ڈالا گیا، کبھی آپ کے اوپر اونٹنی کی اوجھڑی اور گھر کا کوڑا ڈالا گیا، طائف میں آپ پر پتھر برسائے گئے، اِسی طرح جنگ اُحد میں دشمنوں نے آپ کو زخمی کیا مگر آپ ﷺ نے اُن کے حق میں ایک مرتبہ بھی بددعا نہیں کی، لیکن غزوۂ خندق کے موقع پر جب دشمنوں نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کر رکھی تھی، ایک دن آپ ﷺ کو عصر کی نماز، سورج کے غروب ہونے تک پڑھنے کی مہلت نہیں ملی تو آپ ﷺ نے اُن دشمنانِ اسلام کے لئے اتنی سخت بددعا دی کہ ایسی سخت بددعا کسی دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے نہیں دی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿شَغَلُونَا عَنْ الصَّلاةِ الْوُسْطٰى صَلاةِ الْعَصْرِ مَلأ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَاراً﴾ اِن لوگوں نے ہمیں عصر کی نماز نہیں پڑھنے دی، اللہ اِن کے گھروں اور اِن کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔ (بخاری، مسلم)

☆ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ رات کو قیام فرماتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوتے بھی تو) معاف کر دئے گئے ہیں، پھر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں اپنے پروردگار کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری)

☆ حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ حضور اکرم ﷺ کی کوئی عجیب بات جو آپ نے دیکھی ہو وہ سنا دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کی کون سی بات عجیب نہ تھی۔ ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ میرے لحاف میں لیٹ گئے، پھر فرمانے لگے: چھوڑو، میں تو اپنے رب کی عبادت کروں۔ یہ فرما کر بستر سے اٹھے، وضو فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ آنسو سینہ مبارک تک بہنے لگے۔ پھر رکوع فرمایا، اُس میں بھی اسی طرح روتے رہے۔ پھر سجدہ فرمایا، اس میں بھی روتے رہے، پھر سجدہ سے اٹھے اور اسی طرح روتے رہے یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کے لئے آواز دی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اتنا کیوں رو رہے ہیں جب کہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوتے بھی تو) اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دئے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کیا پھر میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟ اور میں ایسا کیوں نہ کروں جب کہ آج رات مجھ پر ﴿اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالارْضِ وَاخْتِلافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لأوْلِی الْاَلْبَاب.. اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَاماً وَّقُعُوداً وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾ سے سورہ آل عمران کے ختم تک کی آیات نازل ہوئی ہیں۔ (صحیح ابن حبان)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات، میں حضور اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا۔ آپ ﷺ مسجد میں (نفل) نماز پڑھ رہے تھے۔ میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اور مجھے یہ خیال تھا کہ آپ ﷺ کو یہ معلوم نہیں کہ میں آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے سورۂ بقرہ شروع فرمائی۔ میں نے (اپنے دل میں کہا) کہ سو آیتوں پر رکوع فرمائیں گے لیکن جب آپ ﷺ نے

سوآیتیں پڑھ لیں اور رکوع نہ فرمایا تو میں نے سوچا کہ دوسوآیتوں پر رکوع فرمائیں گے مگر دوسوآیتوں پر بھی رکوع نہ فرمایا تو مجھے خیال ہوا کہ سورہ کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔ جب آپ ﷺ نے سورہ ختم فرمادی تو اَللّٰھُمَّ! لَکَ الْحَمْدُ، تین مرتبہ پڑھا۔ پھر سورۂ آل عمران شروع فرمائی تو میں نے خیال کیا کہ اس کے ختم پر تو رکوع فرماہی لیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے یہ سورہ ختم فرمائی لیکن رکوع نہیں فرمایا اور تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ! لَکَ الْحَمْدُ، پڑھا۔ پھر سورۂ مائدہ شروع فرمادی۔ میں نے سوچا کہ سورہ مائدہ کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے سورہ مائدہ کے ختم پر رکوع فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیم پڑھتے سنا اور آپ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے (جسکی وجہ سے) میں سمجھا کہ آپ ﷺ اِس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ فرمایا اور میں نے آپ ﷺ کو سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الاعْلٰی پڑھتے سنا اور آپ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے (جسکی وجہ سے) میں سمجھا کہ آپ ﷺ اِس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں جسکو میں نہیں سمجھ رہا تھا۔ پھر (دوسری رکعت میں) سورۂ اَنعام شروع فرمائی تو میں آپ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر چلا گیا، کیونکہ میں مزید رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کی ہمت نہ کرسکا۔ (مصنف عبدالرزاق)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات' میں حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز (تہجد) پڑھنے لگا، آپ ﷺ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میرے دل میں ایک غلط چیز کا خیال آنے لگا۔ پوچھا گیا کہ کس چیز کا خیال آنے لگا۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خیال آیا کہ بیٹھ جاؤں یا نماز کو چھوڑ دوں کیونکہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اتنی لمبی نماز پڑھنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا)۔ (بخاری ومسلم)

☆ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے رونے کی ایسی مسلسل آواز آرہی تھی جیسے چکّی کی آواز ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

حضور اکرم ﷺ اپنی نفل نماز میں قیام، رکوع اور سجدے بہت لمبے لمبے کیا کرتے تھے اور قرآن کریم کی تلاوت بھی بہت اطمینان سے کیا کرتے تھے حتی کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر ورم آجاتا مگر جماعت کے ساتھ آپ مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے زیادہ لمبی نماز نہیں پڑھاتے تھے۔

☆ حضور اکرم ﷺ کا نماز کے ساتھ جو خاص تعلق تھا اُس کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ مرض الوفات میں مرض کی شدت کے باوجود وفات سے چار دن پہلے یعنی جمعرات کی مغرب تک تمام نمازیں آپ ﷺ خود ہی پڑھایا کرتے تھے۔ عشاء کے وقت بیماری کی شدت کی وجہ سے مسجد جانے کی طاقت نہ رہی، پھر بھی دو تین مرتبہ غسل کیا تاکہ صحابۂ کرام کو عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھائیں مگر ہر بار غشی طاری ہوگئی۔ بالآخر آپ ﷺ کے فرمان پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ ہفتہ یا اتوار کو حضور اکرم ﷺ نے

جب اپنی طبیعت میں بہتری دیکھی تو دو آدمیوں کے سہارے سے چل کر ظہر کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد تشریف لائے۔ اگلے روز دوشنبہ کو حضور اکرم ﷺ انتقال فرما گئے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلا آخری کلام (نماز، نماز اور غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو) تھا۔ (ابوداؤد)

☆ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز، نماز، اپنے غلاموں (اور ماتحت لوگوں) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، یعنی ان کے حقوق ادا کرو۔ جس وقت آپ ﷺ نے یہ وصیت فرمائی، آپ ﷺ کی زبان مبارک سے پورے لفظ نہیں نکل رہے تھے۔ (مسند احمد)

میرے بھائیو اور ماؤں بہنوں! غرض حضور اکرم ﷺ نے زندگی کے آخری لمحات تک نماز کا اہتمام فرمایا اور امت کو بھی آخری وقت میں نماز کے اہتمام کرنے کی وصیت فرما گئے، یہ صرف نماز کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کا خاص تعلق اور شغف کا ہی نتیجہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی آخری وقت تک نمازوں کا اہتمام کرنے والا بنائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا ہے، اس لئے آپ ﷺ اپنی امت کی تکلیفوں کی بہت فکر کرتے تھے، مگر نماز میں سستی و کاہلی کرنے والے کے متعلق حضور اکرم ﷺ کے ارشادات بہت سخت ہیں۔ اُس نبی رحمت کے چند ارشادات پیش خدمت ہیں جن کا ہم نام لیتے ہیں تاکہ ہم اِن ارشادات کی روشنی میں تاجدار مدینہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی نماز کا اہتمام کریں:

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے (اہل ایمان) اور ان کے (اہل کفر) کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے، لہذا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔ (مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں اُس شخص کا کوئی بھی حصہ نہیں جو نماز نہیں پڑھتا۔ (بزار)

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فرض نماز چھوڑ کر سوتا رہتا ہے اُس کا سر (قیامت کے دن) پتھر سے کچلا جائیگا۔ (بخاری)

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر جمعہ نہ پڑھنے والوں کو اُن کے گھروں سمیت جلا ڈالوں۔ (مسلم)

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تین جمعہ غفلت کی وجہ سے چھوڑ دئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔ (نسائی، ترمذی)

اب رحمۃ للعالمین کے اُن فرمان کو بھی پڑھیں جن میں نماز کا اہتمام کرنے پر آپ نے دنیا و آخرت کی کامیابی قرار دی ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو اِن نمازوں کو اس طرح لے کر آئے کہ اِن میں لاپرواہی سے کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے تو حق تعالیٰ شانہ کا عہد ہے کہ اُس کو جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ اور جو شخص ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد اس سے نہیں، چاہے اسکو عذاب دیں چاہے جنت میں داخل کردیں۔ (مؤطا مالک، ابن ماجہ، ابوداؤد، مسند احمد)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سے سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہوگا، اگر نماز درست نہ ہوئی تو وہ ناکام اور خسارہ میں ہوگا اور اگر نماز میں کچھ کمی پائی گئی تو ارشادِ خداوندی ہوگا کہ دیکھو اِس بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کو پورا کردیا جائے، اگر نکل آئیں تو ان سے فرضوں کی تکمیل کردی جائیگی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، مسند احمد)

☆ آپ ﷺ نے چودھویں کے چاند کو دیکھا تو فرمایا: تم اپنے رب کو ایسے ہی دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تمہیں ذرا بھی شک وشبہ نہ ہوگا، لہذا تم سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے قبل کی نمازوں (یعنی فجر اور عصر) کا ضرور اہتمام کرو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی پاکی بیان کر﴾ (بخاری و مسلم)۔

حضور اکرم ﷺ کے اِس فرمان سے معلوم ہوا کہ نمازوں کی پابندی، خاص کر فجر و عصر کی نمازوں کے اہتمام سے جنت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا دیدار ہوگا جو جنت کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔ اور جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ (اسکے پورے ایماندار ہونے کی) کوئی دلیل ہوگی، نہ عذاب سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہوگا۔ اور وہ قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (صحیح ابن حبان، مسند احمد، طبرانی، بیہقی)

نبی آخری الزماں حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق مرد حضرات کو فرض نماز جماعت کے ساتھ ہی پڑھنی چاہئے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں اور ساتھ ہی نماز کے لئے اذان دینے کا حکم دوں پھر کسی آدمی کو نماز کے لئے لوگوں کا امام مقرر کردوں اور خود اُن لوگوں کے گھروں کو جا کر آگ لگادوں جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے۔ (بخاری)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کہنے لگے: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لائے۔ یہ کہہ کر انھوں نے نماز گھر پر پڑھنے کی رخصت چاہی۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں رخصت دیدی لیکن جب وہ واپس ہونے لگے تو انہیں پھر بلایا اور پوچھا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! ۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تو مسجد میں ہی آکر نماز پڑھا کرو۔ (مسلم)

غور فرمائیں کہ جب اُس شخص کو جو نابینا ہے، مسجد تک پہنچانے والا بھی کوئی نہیں ہے اور گھر بھی مسجد سے دور ہے، نیز گھر سے مسجد تک کا راستہ بھی ہموار نہیں ہے، جیسا کہ دوسری احادیث میں مذکور ہے، حضور اکرم ﷺ نے گھر میں فرض نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی حالانکہ آپ ﷺ رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمائے گئے۔ معلوم ہوا کہ مرد حضرات کو فرض نماز جماعت کے ساتھ ہی پڑھنی چاہئے۔

نبی رحمت نے فرض نماز کے ساتھ وتر، سنن ونوافل کے اہتمام کی ترغیب دی ہے اور اُن کے خاص خاص فضائل بیان فرمائے ہیں:
حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے دن ورات میں بارہ رکعتیں پڑھیں جو کہ فرض نہیں ہیں، اُس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فجر کی دو رکعت (سنت) نہ چھوڑو اگرچہ گھوڑوں سے تم کو روند دیا جائے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، اشراق کی دو رکعت نماز ادا کرنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھنا۔ (مسلم)
غرضیکہ حضور اکرم ﷺ کا نماز سے شغف اور تعلق اتنا زیادہ تھا کہ ساری کائنات میں سب سے افضل واعلیٰ حضور اکرم ﷺ کی قیمتی زندگی کا اچھا خاصہ وقت اللہ جل شانہ کے سامنے قیام، رکوع اور سجدہ کی حالت میں گزرا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور اکرم ﷺ سے سچی محبت کرنے والا، آپ ﷺ کی پاک سنتوں پر عمل کرنے والا اور نبی رحمت کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی نماز کا اہتمام کرنے والا بنائے، آمین۔

محمد نجیب قاسمی، ریاض